Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

ادب تہذیب اور تاریخ کا نقیب

جمنا تٹ

ہریانہ نمبر

ادارۂ تحریر

کشمیری لال ذاکر • ناشر نقوی

ہریانہ اردو اکادمی کا ترجمان سہ ماہی مجلہ

جلد نمبر ۱
شمارہ نمبر ۳، ۴

ترسیلات و مراسلات کا پتہ

ہریانہ اردو اکادمی

۴۶۵ - سیکٹر ۱۶/اے فرید آباد (ہریانہ)

زرِ سالانہ ۱۵ روپے
خصوصی شمارہ ۱۰ روپے

کتابت و تزئین
سید عبدالحنان بھوپالی

کشمیری لال ذاکر چیف ایڈیٹر و سکریٹری، ہریانہ اردو اکادمی پرنٹر پبلشر نے بالی گرافر پریس فرید آباد میں چھپوا کر دفتر ہریانہ اردو اکادمی فرید آباد سے شائع کیا۔

Scanned with CamScanner

فہرست

Scanned with CamScanner

حکیم اجمل خاں

ہریانہ کا میواتی ادب

میواتی ادب کا بڑا حصہ شعری ہے۔ جس کی بہت سی صنفیں ہیں۔ وہ رزمیہ بھی ہیں اور بزمیہ بھی، دوہا، برہٹرا، رتوائی، ڈھولا، ہولی، کبِذ جس (تعریف)، تجس (ہجو) جیسی اصناف کے علاوہ مذہبی گیت، رتو گیت، کارگرنی (تقریبات) گیت وغیرہ بھی میواتی ادب کا حصہ ہیں۔

میواتی زبان کا ٹکسالی شاعر مہاکوی سعد اللہ خاں آکیٹروی ہے۔ جس کی کلاسیکل شاعری مشہور رزمیہ کہانی مہابھارت ہے، جسے اس نے میواتی شعری ادب کا روپ دیا ہے۔ اہلِ میوات اس مجموعے کو "پنڈ ووَں کے کڑے" کے نام سے جانتے ہیں اور اکثر و بیشتر اپنی قومی مجلسوں میں براتیوں سے سن کر سر دھنتے ہیں۔ مہاکوی سعد اللہ خاں کے شعری ادب میں رزمیہ شاعری کے علاوہ بزمیہ افکار بھی ملتے ہیں، جس میں خدا کی بندگی، واقعات کی کہانی، میواتی سماجیات کے زیر و بم اور تخلیق کائنات سے متعلق، استعجابی اشارات بھی پائے جاتے ہیں۔

میواتی زبان کا دوسرا بڑا شاعر سَبھیک ہے، جو ٹبڈیڈ میں پیدا ہوا۔ یہ خالص دھیان وگیان کا آدمی تھا۔ اس کی شاعری کی زیادہ زندگی گہرائیوں اور گیرائیوں پر مشتمل ہے۔ صنفِ نازک کی تخلیق، اوصاف اور صلاحیتوں پر ان کا بہت کچھ ہے، مگر افسوس کہ ان کی شاعری کا بڑا حصہ تلف ہو چکا ہے۔ بہت کم ایسا ہے جو لوگوں کے حافظوں میں محفوظ رہ گیا ہے۔

ان دو عظیم میواتی شاعروں کے بعد بھی شعراء کی ایک طویل فہرست ہے جس میں

دان شاہ پترالی' عیوض مولتھان' الہ دار گھاڑ' دل خاں چھار وڑہ' چندر بھان آکیڑہ' نبی خان آکیڑہ' چاند مل آکیڑہ' نواز خاں بیواں' راجو جاڑولی' سہجو قادر دھلاوٹ' سرو پاپاڑ' کھیکے سوٹا کا' عمر خاں' سو کھپوری' تتھو جام رودا' چھوٹا گھوڑا کا نتھانہ' نہنا بنیسی' الٰہی بخش' احمد میر خاں سمیت خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ مگر ان کے علاوہ بھی میواتی دیہات میں ایسے شاعر اور شاعرہ بھی موجود ہیں۔ جن کے ناموں کی اگرچہ شہرت نہیں۔ مگر وہ بلا تکلف شعر گوئی و تک بندی فرماتے ہیں۔

میواتی شاعری کا بڑا حصہ رزمیہ ہے۔ جیسا کہ اسعد اللہ خاں مرحوم کی مہابھارت سے ظاہر ہے' اس کے علاوہ بھی عالمگیر کی بات' جواہر سنگھ کی بات' پانچ پہاڑ کی بات' شمس الدین پٹھان کی بات' کولانی کی بات' راسنہ کی بات' دریا خاں کا بیاہ' گھر چرمی میر خاں کی بات' چودھری لیسین خاں کی بات' سب رزمیہ کہانیاں ہیں' جن کے تخلیق کاروں کا بھی پتہ نہیں' مگر یہ سب میوات کے تاریخی واقعات اور رزمیہ حالات کی داستانیں ہیں۔ جو کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں مگر مراثیوں کے حافظوں میں ضرور محفوظ ہیں۔

مذہبی' سماجی اور واقعاتی شاعری کا ایک بڑا حصہ بھی میواتی میں موجود ہے۔ جس میں شریعتِ اسلامیہ کے اسرار و رموز' سماجی خرابیوں پر گرفت اور اخلاقی قومی' اور جرأتمندانہ اقدامات کی تصویر کشی پائی جاتی ہے۔ اسی ادب میں مراثیوں کی تعریفی شاعری جو بالعموم کبد' جس اور کجس پر مشتمل ہوتی ہے بھی شامل ہے۔ جسے مراثی وقتاً فوقتاً میو برادری کے لوگوں کو سناتے ہیں۔ اور بھینٹ و نذرانے وصول کرتے ہیں۔ اس شاعری کا بڑا حصہ گوتوں و پالوں کی تعریفات اور مشہور لوگوں کے کارناموں پر مشتمل ہے' جو میراثیوں کی خاص چیز ہے اور اسے بالعموم وہی کرتے اور سناتے ہیں۔

میواتی ادب کی مختلف اصناف' مواقع پر لیے ہوتی ہیں۔ مثلاً رزمیہ کہانیاں عام طور پر تقریبات کے موقع پر سنائی جاتی ہیں
دوہے اور بر ہیڑے گانے کے لیے کوئی وقت معین نہیں۔ اس طور مراثی رزمیہ کہانیوں کے دوران سناتے ہیں۔ اور جن لوگوں کو یاد ہوں وہ خود بھی گاتے ہیں۔

اسی طرح رتوائی عام طور پر الگوجا اور بانسری کے ساتھ گائی جاتی ہے۔ اور اس کا بہترین موسم برسات کی راتیں ہوتی ہیں۔ جب نوجوان گاؤں اور گھروں سے نکل کر اپنے مویشیوں سمیت کھیتوں پر جا ڈیرا لگاتے ہیں۔ اس ڈیرے کو بیٹھک کہا جاتا ہے۔ جس کا بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ مویشی اور آدمی کیچڑ کا چڑ کے ماحول سے نکل کر صاف ستھری جگہ پر جنگل کی ٹھنڈی ہوائیں لیتے ہیں۔ کھیت میں مویشیوں کا گوبر پڑ جانے سے پیداوار دوگنی ہوتی ہے۔ اسی ماحول میں جوار یا جرے کے کھیت کی حفاظت کے لیے جاونٹے بنائے جاتے ہیں۔ جن پر بیٹھ کر میواتی البیلے الگوجے اور بانسری کے سروں میں رتوائی یا رسیا گاتے ہیں یہ منظر بہت ہی پر لطف اور سہانا ہوتا ہے۔ جس میں انسانی طبیعت خواہ مخواہ بھی شاعری یا شعر گوئی کی طرف راغب ہوتی ہے۔

ڈھولا عام طور پر شادیوں کے مواقع گوایا جاتا ہے۔ اور ہولی ہولی کے تہواروں کے موقعہ پر ہوتی ہے۔ جس کا رواج اب قریب قریب ختم ہو چکا ہے۔

اب میواتی ادب یعنی شاعری کے کچھ نمونے ملاحظہ فرمائیں۔

رزمیہ شاعری

اس ضمن میں ہم مہاکوی سعد اللہ خاں آکیڑوی کی مہا نقل کرتے ہیں۔

کورووو پانڈوو کی لڑائی کا حصہ

کرچھتر رن کھم میں جو دھار ہے بکار
کتنا ڈل کو کاٹ کے شکنی لینو سیس اتار
کھڑے دکھائی دیں اٹبتر اور اڈتیانی
دھنکارن انڈی گھور نرتن نے لگی سہانی
گرجن لگ گے بان اندر کی جیسے بانی
لپٹ رکت کی سہاں ژدس بھری بھوانی

چلے بان گھمسان گھٹا ساون جھک آئی
کہیں پیت جھلونا سجار روس ہیں دھرا بلائی
اشوبان، گج بان، وجروت چربت جہادن
شنکر سن سن میٹر سیس کی مال سدھارن
چلی چکر تلوار کھپا پھچ چلاں کٹاری
ڈوبے اپنے دھیان بان کھڑک دودھاری
کٹتے کٹتے نبڑے دل دونوں بال بھاری
رکت باڑھ میں ڈوب گی رن بھومی ساری
سورا لالی آگئی کایا چڑھ چڑھ آوے شیش
گھوم کو تو ایسے گراں جیسے کھا کھا عمل اتیت
بان بان سو جھبٹ رہے جیسے بھادو امیتھ
گدڈ مڈ ایا ھیا جیسے لیٹی دیہہ سو دیہہ
چارو اوڑ دھونسان کی دھنکارن کی رول
دھرن گگن کے بیچ میں منڈھا دیو پھچ گول
وادھونس میں لے دھرو جو کوئی چڑھ گو آنٹ
اپنے کی اور آن کی نا ئے رہی ہی چھانٹ

اب سعد اللہ خاں کی بزمیہ شاعری ملاحظہ فرمائیں۔ جس میں خدا سے دعا کی گئی ہے۔
وہی سرسوتی دے وہی گھٹ مردے کھولے
وہی بتادے گیان وہی من بھیتر بولے
تولے آل پاپ وہی پن کو تولے
نرک بھی اوئی دے سورگ وہی تو کھولے

سچے ہر دے دھیان سو سدا جپو بھگوان
سعد اللہ پے دیا ہوئی وائی نے دینو گیان

بزمیہ شاعری

سعد اللہ خاں

ست سو سمپت ہوئے ست کو بیا پٹ کٹے
ست سو سمپت ہوئے ست سو سمے پلٹے

بھیک جی

کرن دے نا بندگی دھرن دے نہ دھیان
نندرا بیرن بھیک جی ہیں بی گھیرو آن

راجو

راجو دنیا باولی کرے ہے زمیں پے رار
جانو ہے رہنو نہیں کہا جینو برس ہزار

نتھو

سمت میں اور سپوت میں سا جو سب کاٹی کو ہوئے
نتھو کال کپوت سو لبو ساوے نا کوے

کھکے

کھکے من پکے کر و مت کر من بھاری
یائی رستہ جائے گی خلق اللہ ساری

دان شاہ

اوجڑ کھیڑہ بھر باں بچھڑا بی مل جاں
مرا نہ مل ساں دان ساہ چاہو جگ کتنا ہو جاں

روحانی شاعری

مندر پے سندر کھڑی، کھڑی سکھا دے کیس
جن مالین کا باگ ــــــ باوے مالی پردیس

پردیسی کی بیت کو سب کو من للچائے
اسے پریا میں کھوٹ ہے رہے نا سنگ لیجائے

رتوائی

میری نندی کے بیرا سچونا ؤں سجان کو
کھڑو ہو جاوے نند الو راج بھگت تو ہیرا ذان کو

میواتی ادب میں شاعری کے علاوہ کہانی، کہاوت اور تمثیلات بھی ہیں جو لوگوں کو برابر یاد رہتی ہیں۔ کہانی کو دیہاتی بات کہتے ہیں۔ جو عام طور پر پرانے قصے کہانیاں ہوتی ہیں۔ جنہیں دل بہلانے اور وقت گذارنے کے لیے سنایا جاتا ہے۔ یہی حال او رمثالوں کا ہے۔ جو زبان زد ہوتی ہیں۔ غرضیکہ میواتی ادب و شاعری میں بڑی جان ہے۔ جو نہ صرف جذبات ہی کی ترجمان ہے۔ بلکہ وہ انسانیت کی تعمیر میں بھی بھرپور کردار ادا کر سکتی ہے۔ کاش اسے جمع کر کے شائع کرایا جائے۔

"دارالکتاب"
پٹودی ہاؤس۔ دریا گنج۔ نئی دہلی ۲

Scanned with CamScanner